

نور افشاں

قیمت سالانہ بلا محصول عہ — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی — قیمت سالانہ معہ محصول ے

نمبر ۴۳ جلد ۴ — لودیانہ ۲۶ اکتوبر ۱۸۷۶ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

غزل

من تصنیف بابو میا داس صاحب تحصیلدار انکمٹکس ضلع فیروزپور

دبا گناہوں کے بوجھہ سے ہوں مسیحا میرے مجھے بچا لو
صلیب اوپر دی جان تو نے اسیلئے تھی مجھے بچا لو
خیال آتا ہی دل پہ یہہ جب کہ مجھہ میں طاقت نہیں کچھہ اب
تو بھول جاتا ہی اور کچھہ سب مسیحا میرے مجھے بچا لو
خراب ہوں خستہ ہوں میں عاصی یہہ کب کٹیگی گناہ کی پھانسی
میں وعدے پر ہوں تیرے عاقی مسیحا میرے مجھے بچا لو
نہ آتا تو گر یہاں مسیحا تو بچتا کہو کیونکر جہاں مسیحا
یہاں مسیحا وہاں مسیحا مسیحا میرے مجھے بچا لو
ہوں داس تیرا میں جیسا کیسا پیار تو نے کیا ہو ایسا
بچایا عاصی ہو میرے جیسا مسیحا میرے مجھے بچا لو

دنیا کی بے ثباتی ×

تجھے گمان کیا ہی مرغ بر فن بنا نہ اب شاخ گل پہ مسکن
یہاں ہی دو دن بہار گلشن خزاں ہی کب اس چمن سے غافل
جو روز ہیں مبتلاے فاقہ اُنہیں نہیں حاجت افاقہ
نہ جیب و دامن سے کچھہ علاقہ ہوئے ہیں کیا پیرہن سے غافل
خیال رکھہ اپنے دل میں رب کا نڈر نہو قہر ہی غضب کا
لحد کو ہی انتظار سب کا کفن نہیں ہی بدن سے غافل
حیات کسکو ہی جاودانی یہہ ای تمنا ہی سب کہانی
عجب بلا ہی یہہ دار فانی کبھی نہیں مکر و فن سے غافل

لطیفہ

ایک بخیل نے اپنے دوست کی کھانے میں دعوت کی لیکن دستر خوان پر صرف دو چھوٹے بٹیر کھانے کے واسطے لگے نظر آئے۔ بخیل نے کہا کہ آج کل ہم روزے رکھتے ہیں چنانچہ آپ کے لئے کھانا موجود ہی دوست نے دونوں بٹیروں کو ہاتھ میں لیکر جواب دیا کہ ہاں مگر آپ کا کھانا کہاں +

پس ہمکو جو زور آور ہیں چاہیے کہ کم زوروں کی سستیوں کی برداشت کریں اور خود پسند نہ ہوویں +

نور افشاں

——— اخبار رہبر ہند مطبوعہ ۱۷ اکتوبر ۱۸۷۶ء میں لکھا ہی کہ (روم یا ٹرکی کی امداد گورنمنٹ ہند اور تاج انگلستان پر ملکی خیالات کے لحاظ سے ضروری اور فرض ہی) صاحب رہبر ہند اس مضمون میں لکھتے ہیں کہ علاوہ اہل اسلام کے اہل ہنود بھی چاہتے ہیں کہ روم کی امداد کیجاوے مگر نور افشاں اسکے برخلاف ہی اور پھر لکھتے ہیں کہ ایک دانشمند کا قول ہی کہ پادری لوگ دنیا میں خونریزی کے بانی اور قوموں میں نفاق پیدا کرنیوالے ہیں الخ + صاحب رہبر ہند کو ذرا تعصب کی آنکھہ بند کر کے دیکھنا چاہئے کہ ترکوں نے کسقدر ظلم وہاں کے عیسائیوں پر کیا ہی اور خونریزی کے بانی کون شخص ہیں کیا وے نہیں ہیں کہ جو چندہ جمع کرنے کی ترغیبیں دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عیسائیوں پر اور بھی ظلم ہو تو بہت ہی بہتر ہی دانشمند صاحب شاید کوئی متعصب شخص ہونگے مگر

سنصف آدمی تو یہہ ہی کہتے ہیں کہ جہاں جہاں پادری پہونچے ہیں اور انجیل کی خوشخبری سنائی ہی وہاں سے جہالت اور خونریزی کی بیخ کنی ہو گئی ہی +

ہر چند کتنا ہی کوئی زور لگاوے مگر ظالم ترک کسی طرح مستحق امداد کے نہیں ہو سکتے ہیں۔ عہد نامہ میں صاف مرقوم ہی کہ سلطان روم عیسائی رعایا پر ظلم نہ ہونے دے اور اگر اُنپر ظلم ہو تو سلطان ذمہ وار ہی پس جبکہ وہاں اسقدر ظلم ہوئے اور سلطان نے ظالموں کو معزز عہدے دئے تو پھر کسطرح روم امداد کے لائق ہی بلکہ بجائے اسکے کہ انگلستان روم کی معاونت کرے سلطان روم سے عیسائی مظلوموں کا قصاص لیا جاوے تو انسب ہی تاکہ پھر کوئی عہد کرکے منحرف نہ ہو +

علاوہ اسکے یہہ کوئی دینی معاملہ نہیں ہی بلکہ مطلب یہہ ہی کہ ایک قوم دوسری قوم پر خواہ مسلمان ہوں خواہ عیسائی جب ایک دوسرے پر ظلم کرے تو یہہ بات انسانیت سے بعید ہی کہ ظالم کی مدد کیجاوے نہیں بلکہ مظلوم کی مدد کرنی واجب ہی اور حلم و محبت و ملایمت سے ایک دوسرے کے ساتھہ پیش آنا چاہیے نہ کہ ظالموں کی مدد کرکے مظلوموں پر اور ظلم کرایا جاوے اور اگر بالفرض وزیر انگلستان جسکے ہاتھہ میں یہہ کل بندوبست ہی روم کی امداد کرنا چاہے کیا انگریز جو حلم کے پتلے ہیں وے برداشت کرسکینگے کہ ظالموں کی مدد کیجاوے اور جنہوں نے ہندوستان سے ستی کا ہونا اور دخترکشی کا انسداد کیا کیا وے چپکے رہینگے۔

—— اخبار منگلور اگزامنر میں لکھا ہی کہ جناب والا خطاب لارڈ نارتھہ بروک صاحب بہادر سابق گورنر جنرل کشور ہند نے چرچ مشنری سوسائٹی کو سالیانہ دس ہزار روپیہ دینا منظور فرمایا ہی +

—— ہوم جنرل میں تحریر ہی کہ شاہ ڈھومی نے اہل یورپ سے برخلافی اختیار کی ہی مقام وھنڈا میں انگریزی آدمیوں کو بطور اول کے رکھہ چھوڑا ہی اور ارادہ اُس کا یہہ ہی کہ اگر کموڈور ہیوٹ انگریزی قیدیوں کے چھوڑانے کے لئے ارادہ کرے یا جرمانی کرے تو وہ اُن قیدیوں کو مار ڈالے غرض شاہ ڈھومی حملہ کموڈور کے روکنے کے لئے انگریزی آدمیوں کو ڈراتا ہی تاکہ وہ مسلح ہوکر حملہ نہ کرنے پاویں مگر کموڈور نے ٹاپو کے کنارے کا محاصرہ کر رکھا ہی اسباب کی آمد و رفت روک دی ہی شاہ ڈھومی نے بھی رستہ پر قبضہ کرکے ممانعت کردی ہی کہ جہازوں کے سپید آدمیوں کے ہاتھہ کوئی چیز فروخت نہ کیجاوے اور آس پاس کی قوموں کو جو بارہا اس سے شکست پا چکی ہیں دھمکی دی ہی کہ اگر انگریزوں کی تم مدد کروگے تو اسیطرح تمکو تباہ کرونگا جیسا کہ انگریزی دس ہزار حملہ آوروں کو مار ڈالا تھا جن میں سے ایک بھی نہ بچا تھا وہی حال تمہارا ہوگا +

فی الجملہ شاہ ڈھومی نے اپنی ناعاقبت اندیشی سے بڑا سر اٹھا رکھا ہی اگر یہہ معاونت کموڈور کے اُسکی گوشمالی نہوگی تو اسکی شرارت روز بروز ترقی پکڑے گی جو موجب زیادتی بدعات کی ہوگی لہذا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اب کے موسم سرما میں اُسکی اچھی طرح خبر لیجاوے کیونکہ یہاں سامان جنگ اور فوج کی کچھہ کمی نہیں ہی اور آیندہ کے واسطے یہہ قاعدہ مقرر کیا جاوے کہ جو ٹاپو مفتوح یا مغلوب کئے جائیں علاوہ لینے اقرار باج کے وہاں کوئی افسر بطور رزیڈنٹ معہ کسیقدر فوج کے رہا کرے جس کا خرچ وہیں کی باج گذاری سے دیا جاوے تاکہ پھر کوئی سرکشی نہ کرنے پاوے +

بقیہ شریعت الٰہی کا بیان

بعضے کہتے ہیں کہ اگر شریعت کا ماننا بسبب کمزوری انسان محال سمجھا جاوے اور خداوند مسیح کی راستبازی نجات کے لئے کافی متصور ہو تو اس میں گناہوں اور خرابیوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ایسا سمجھا جاتا ہی کہ یہہ خدا کا فضل ضرور انسان کو گناہ کی ترغیب دیتا ہی بلکہ خراب آدمیوں نے اسی طرح سمجھا ہی اور عمل میں لاتے ہیں۔ اُس کے جواب میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ خدا کی نظر میں راستباز ٹھہرنا اپنی راستبازی سے محال ہی لیکن یسوع مسیح کے وسیلے سے راستباز ٹھہر کے محبت کے رو سے ساری شریعت کی فرمانبرداری فرض ہی۔ اور کونسا مسئلہ بائبل میں منضبط ہی جسکو انسان کے خراب دل نے نہیں بگاڑا۔ کیا تم انسان کے بگاڑنے کے سبب ایسے ایک سچے مسئلہ سے انکار کروگے جس سے ہزاروں نے تسلی پاکر ایمانداری اور فرمانبرداری میں زندگی بسر کرکے ایک نمونہ چھوڑا ہی اگر اس مسئلہ کا انکار کرو تو اسکی جگہ اور کسکو تصور کرسکتے ہو انسان کی ناتوانی تو ظاہر ہی اور شریعت کے رو سے راستباز ہونا غیر ممکن۔ اگر ایمان اور فضل سے نجات نہ ہو تو پھر نجات کا کوئی ٹھکانا نہیں۔ چاہئے کہ ایماندار لوگ خدا کی مدد پاکر اپنی چال سے شریعت کو ایسی توقیر دویں کہ منکروں کا منھہ بند ہو جاوے فضل اور ایمان پر نجات مقرر ہونے سے شریعت باطل نہیں ٹھہرتی بلکہ فضل کی حمد اور رحم کا شکر زیادہ ہوتا ہی۔ اس باب میں بھی پولوس رسول کا کلام بجا ہی آیت ا تا ۱۴ باب ۶ خط رومیوں کے پس ہم کیا کہیں کیا گناہ میں رہیں تاکہ فضل زیادہ ہو

ہرگز نہیں ہم تو گناہ کی نسبت موئے ہیں پھر کیونکر اس میں جئیں یا کیا نہیں جانتے ہو کہ ہم میں سے جتنوں نے مسیح یسوع کا بپتسمہ پایا اُسکی موت کا بپتسمہ پایا سو ہم موت کے بپتسمہ کے سبب اُسکے ساتھ گاڑے گئے تاکہ جیسے مسیح باپ کے جلال کے وسیلے مردوں میں سے اُٹھایا گیا ویسے ہی ہم بھی نئی زندگی میں قدم ماریں کیونکہ جو ہم اُسکی موت کی مشابہت کے شریک ہوئے تو البتہ اُسکی قیامت کے بھی ہونگے کہ ہم یہہ جانتے ہیں کہ ہمارا پرانا انسان اُسکے ساتھ مصلوب ہوا تاکہ گناہ کا بدن نیست ہو جاوے کہ ہم آگے کو گناہ کے غلام نہ ہیں کیونکہ جو موا سو گناہ سے چھوٹا ہے پس اگر ہم مسیح کے ساتھ موئے تو ہمیں یقین ہے کہ اُسکے ساتھ بھی جئینگے یہہ جانکے کہ مسیح مردوں میں سے اُٹھکے پھر نہ مریگا اور موت اُسپر تسلط نہیں رکھتی کیونکہ جو موا سو گناہ کی نسبت ایکبار موا پر جو جیتا ہے سو خدا کی نسبت جیتا ہے اسی طرح تم بھی آپ کو گناہ کی نسبت مردہ پر خدا کی نسبت ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے زندہ سمجھو۔ پس گناہ تمہارے فناپذیر بدن میں سلطنت نہ کرے کہ تم اُسکی خواہشوں میں اُسکے تابعدار ہو اور نہ اپنے عضو گناہ کے حوالہ کرو کہ ناراستی کے ہتھیار بنیں بلکہ اپنے تئیں خدا کو ایسے سونپو جیسے مر کے جی اُٹھے ہو اور اپنے عضو خدا کے سپرد کرو تاکہ راستی کے ہتھیار بنیں۔ کیونکہ گناہ تم پر حکومت نہ کریگا اسلئے کہ تم شریعت کے تحت نہیں بلکہ فضل کے تحت ہو۔ پہلے ہم شریعت کی علت غائی بیان کر چکے جس سے معلوم ہوا کہ آدمی اُن احکام کو جن کی متابعت واجبی ہے بے تامل دل سے قبول کرے ورنہ ہمیشہ کی سزا کے لائق ٹھہریگا واسطے اپنے بچاؤ کے یسوع مسیح کی راستبازی پر بھروسا کرے جہاں کہیں لوگ شریعت کی پاکیزگی کا خیال کم کرتے ہیں اور اُسکی علت غائی سے ناواقف ہیں وہاں انواع انواع کی غلطیں اور اقسام اقسام کی بدعتیں واقع ہوتی ہیں جنکا بیان کرنا اسوقت لازم ہے۔ شریعت کی ناواقفی سے تم اپنی اصلی حالت سے بالکل ناواقف رہو گے کیونکہ تم اپنے دل میں ضرور خیال کرو گے کہ تم خدا کی نظر میں نیک ہو اور اُسکی مہربانی کے لائق۔ اگر کبھی کسی امر میں اپنے آپ کو قاصر بھی پاؤ گے تو پچھلی نیکوکاریوں پر نگاہ کرکے اپنے تئیں واجب الرحم تصور کرو گے اور یہہ نہیں سمجھو گے کہ بغیر کامل فرمانبرداری کے ہرگز کوئی شخص راستباز نہیں گنا جا سکتا اور گناہ آلودہ طاعت قہر کے لائق ہوتی ہے خصوصاً اگر تم اوایل عمر سے دینداری کا لباس رکھتے آتے ہو گے تو ضرور ہی اپنے دل میں خیال کرو گے کہ تم ویسی توبہ کرنے کی حاجت نہیں رکھتے جیسے اور لوگ جو بڑا گناہ میں مبتلا ہیں بلکہ اپنے آپ کو اور گنہگاروں سے یہانتک اچھا خیال کرو گے کہ اگر کوئی گنہگار بہشت کے لائق نکلا تو تم ضرور ہی داخل جنت ہو گے۔ اِس حالت میں اگر کوئی تمکو توبہ کرنے یا نجات کے لئے یسوع مسیح پر بھروسا رکھنے کی ترغیب دیوے تو تم اُسکی فہمایش کو ہرگز قبول نہ کرو گے کیونکہ تم نے اپنے دل میں اپنے آپ کو راستباز تصور کر رکھا ہو گا اور اُسی نیکی کے لباس کو جس کے وسیلے سے تم نے دنیا میں عزت پائی اور لوگوں نے تم کو دیندار سمجھا اپنی نجات کے واسطے کافی سمجھو گے حلم اور ندامت کو جو گناہ کی یاد سے اِنسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے ہرگز اپنے دل میں جگہ نہ دو گے جیسے فریسی اور کاتب اپنی نظروں میں اپنے آپ کو راستباز سمجھتے تھے تم بھی ویسا ہی سمجھو گے اور رحم کی تمنا کرکے دعا میں ہرگز نہ روؤ گے اور خدا کے غضب سے کسی قسم کا خوف تمہارے دل میں کبھی پیدا نہ ہو گا اور توبہ اور فضل کی حاجت نہ رکھو گے۔ جب تک تم شریعت کی پاکیزگی اور روحانی مطالب سے بیخبر رہو گے تب تک یہہ سب غارت کرنے والی حالتیں تمہارے دل میں موجود رہینگی خطا کے مبارک اقرار کی آواز کو جو اِن دنوں بھی اصطباغی کی طرح گنہگاروں کو مسیح کی طرف رہنمائی کرتی ہے اپنے کانوں میں جگہ نہ دو گے اور نجات کی دعوت تمہارے مذاق میں ویسی شیریں معلوم نہ ہو گی جیسے کہ کھوئے ہوئے بندوں کے دلوں کو لذت بخشتی ہے +

شریعت کی ناواقفی متابعت کی بنیاد میں نامعقول خیالات پیدا کرتی ہے۔ وہ خدا جس نے انسان کو پیدا کیا اپنی متابعت کا حق رکھتا ہے بندہ کو بندگی واجب ہے اور بندہ کے یہی معنی ہیں کہ مانند بندہ کے متابعت کرے یہہ حق خدا نے اپنے کلام میں صاف ظاہر کر دیا ہے اور تابعین کے لئے ہمیشہ کی زندگی کا وعدہ کیا ہے اور نافرمانوں کو ذلت کا مستحق۔ لیکن جہاں پر شریعت کی پاکیزگی کے خیالات معدوم ہیں وہاں پر متابعت بھی معلوم بلکہ جو متابعت آدمی بغیر حکم کے ادا کیا چاہتے ہیں وہ خدا کے حضور میں گستاخی سے خالی نہیں اور جو متابعت خدا کی پاک شریعت کے برخلاف ہے وہ خدا کی نظر میں مکروہ ہے۔ جیسے بعضے لوگ سخاوت کی برکت کا لحاظ کرکے بہت سا مال غریبوں کو اِس نظر سے دیتے ہیں کہ اُنکے گناہوں کا کفارہ ہو وے اور بعضے لوگ اپنے وعدے اور لین دین کی کھرائی پر فخر کرکے یہہ کہتے ہیں کہ سچا خدا سچائی ہے

چاہتا ہے اور اسی قسم کی راستی میں نجات تصور کرتے ہیں۔ اور ایک قسم کے گنہگار اپنی بے انصافی اور بے دیانتی اور کینہ پروری کے کفارہ کے لئے نماز اور روزے اور دعا میں مشغول ہو کے گناہوں کو چھپانا چاہتے ہیں پر ایسی ایسی نفرت انگیز نیکو کاریوں پر خدا بہلایا نہیں جا سکتا جس کام میں نیت گناہ کی ہو وہ نیک نہیں گنا جا سکتا ایسے نیک کام صرف ہمارے تکبر نہانی پر پردہ ڈالتا ہے یہ سب خیال خدا کی شریعت کی ناواقفی سے پیدا ہوتے ہیں شریعت کی علت غائی یہی ہے جو ہمنے بیان کی کہ آدمی اپنی ناتوانی کا قایل ہووے اور فضل کا امیدوار رہے۔ لیکن جب آدمی بخیال بجاآوری حکم کے گناہ کرے تو وہ خیالی نیکی انسان کو حقیقی نیکی بتانے کے لئے مفید نہیں اسی نادانی سے ایک یہہ خرابی بھی نکلی ہے کہ بہت آدمی مسیح کی راستبازی کو صرف جبر نقصان اپنی نیکوکاری کا سمجھتے ہیں اور جب تک کہ وہ اپنے آپ کو ایسے ایسے گناہوں میں مبتلا نہ دیکھیں جس سے گرفتاری اُنکی یا ہتک عزت یا گھبراہٹ دل کی پیدا ہو تب تک مسیح کی حاجت نہیں جانتے مسیح کی راستبازی کو صرف لگن شمع نیکوکاری اپنی کا جانتے ہیں۔ اور کوئی غلطی اور بدعت اس سے بدتر دنیا میں پیدا نہیں ہوئی کہ باوجودیکہ اپنے آپ کو گنہگار اور معافی کے لائق ضرور سمجھتے ہیں تس پر بھی اپنی نیکی کی توقیر ہرگز فراموش نہیں کرتے اور خدا کی التفات نسبت اپنے واجب سمجھتے ہیں۔ غرض کہ اپنی اور مسیح کی نیکی کو شامل کر کے ایک کامل نیکی پیدا کرنی چاہتے ہیں سو یہہ خیال محض باطل ہے۔ جب کہ تمہاری دریافت نے خود تم کو متہم کیا اور خدا کی شریعت نے تم پر لعنت بھیجی پھر اپنی نیکی کی بضاعت خدا کے ساتھ ملاپ کرنے کے لئے کافی سمجھنی عین حماقت ہے جب گناہ تمہارے اسقدر ہیں جن سے تم واقف بھی نہیں تو کس طرح عفو کے خیال سے تسلی پاتے ہو یقیناً معافی مانگنی اُس شخص کے لئے واجب ہے جو اپنے آپ کو کھویا ہوا اور لاچار سمجھکر رحمت کے قدم پر گر کے مفت مغفرت مانگتا ہو۔ لیکن مسیح کا شریک ہو کر اپنی متابعت کا جھنڈا بلند کر کے اور راستبازی کا سر آسمان تک پہنچا کے پھر سے معافی مانگنی حماقت اور گناہ عظیم ہے اسمیں خدا کی کمال بے عزتی پائی جاتی ہے اور مسیح کی نسبت بے ادبی۔ اُسکی بے گناہ زندگی اور بے بہا موت اور وریعت کا منصب تم اور کسی کام میں نہیں لاتے صرف اتنا سمجھتے ہو کہ اپنے گناہ اور خرابیوں کے گھاٹے میں اسکو ملا کے پورا کریں اور سرکش گنہگاروں کی نجات اور اُنکا خدا کے حضور میں دخل اور ہمیشہ کی زندگی کا آرام صرف اپنے ہی ہاتھ کے کمائے چاہتے ہو پس اس سے زیادہ اور کیا بے عزتی ہو سکتی ہے۔ کیا تم نجات اور بخشش کی عزت میں مسیح کے ساتھ شمول چاہتے ہو اور خدا کی رحمت اپنی نیکوکاری کے عوض مول لینی چاہتے ہو اس میں پاک کلام کا انکار بھی پایا جاتا ہے جس میں صاف بیان کیا گیا ہے کہ نجات کے مقدمہ میں اول سے لیکر آخر تک جلال خدا ہی کو ہے جس کا فضل یسوع مسیح کے وسیلے سے گنہگاروں کو بخشتا ہے۔ اگر یہہ مسایل ایک یا دو چار جگہ میں مرقوم ہوتے تو میں اُنکا ذکر اس جگہ میں کرتا لیکن ساری بیبل میں انہیں مسایل کا بیان ہے کہ انسان میں کچھ نیکی نہیں ہے اور نجات بالکل فضل سے ہے ایسا ہی سمجھنا اور ایسا ہی جینا مسیحی لوگوں کے لئے متابعت ہے اور یہی اُنکی زندگی اور اسی کا نام شریعت کی سمجھ ہے جس کے آنے سے آدمی اپنے آپکو گناہ کے سبب مردہ جانتے ہیں اور یسوع مسیح کے وسیلے سے نئی زندگی کے امیدوار ہوتے ہیں۔ اپنے آپ کو کچھ جاننا اور اپنے نیک کاموں کو راستبازی سمجھنا دینداروں کے لئے گناہ عظیم ہے اور اُسکی جڑ تکبر ہے سو انسان کے دل میں اور اخلاقی خاصیتوں سے تکبر ہی زور آور ہے اور ایسا روپوش رہتا ہے کہ اکثر آدمی ڈھونڈھ کے بھی نہیں پا سکتے اور پہچان اُسکی اس سے ہو سکتی ہے کہ اپنی بڑائی کا لالچ کسی نہ کسی صورت سے ظاہر ہو ہی جاتا ہے۔ صرف حسن صورت اور کثرت مال اور تحصیل علم اور شرافت نسب پر ہی نہیں بلکہ روحانی حاصلات پر بھی تکبر ہو سکتا ہے۔ اسواسطے کیا یہودیوں اور کیا غیر قوموں میں اکثر ایسی جماعتیں ہوتی رہیں کہ اپنی دینداری اور تقوی کے تعصب میں اوروں کو حقیر جانکر یوں کہتی رہیں کہ تم ہمارے لائق نہیں ہو ہمکو مت چھوؤ ہم پاک ہیں مسیح نے فریسیوں اور صدوقیوں کے ساتھ اسی مقدمہ میں کیا کیا مباحثے کئے کیونکہ وہ بھی اپنے آپ کو اوروں سے نیک سمجھتے تھے حتی کہ اوروں کو لائق مغفرت کے بھی نہیں جانتے تھے۔ اس روحانی تکبر کا تنقیہ نہ ہونا شریعت کی نادانی سے ہے اور تنقیہ تب ہی ہوتا ہے جب روح قدس آکے اُسپر اثر کرتی ہے جو اپنے آپ کو دینداری میں بزرگ اور بڑا جانتے ہیں اگر اُنکو کوئی کہے کہ یہہ سب استعداد اُنکی خدا کی بخشش ہے تو فریسیوں کی طرح مان لیوینگے تس پر بھی اس تصور سے باز نہ آوینگے کہ ہم ہی اس بخشش کے لائق ہیں اگر جتلایا جاوے کہ اُنکی دینداری کا لباس بہت عیبوں کی چرک سے بھی آلودہ ہے اور اسواسطے

وے اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کے لائق نہیں تو سارے نقصان انسانی ناتوانی کے ذمہ ڈالینگے اور غرور سے یہہ خیال کرینگے کہ تسپر ہم پھر بھی اوروں سے اچھے ہیں۔ پس ایسے شخص جو اپنی دینداری پر فخر کرتے ہیں اور بڑے بڑے خیال اپنی نیکوکاری کے دلیں رکھتے ہیں شریعت کے قہر میں پڑے ہیں اور خدا کا غضب اُنپر جھوم رہا ہی اور انکی جڑ پر غارت کی کلہاڑی رکھی گئی ہی اگر ان خیالات کو اپنے دل سے دور نہ کریں تو ہلاک ہوینگے۔ سوائے رحمت اور راستبازی مسیح کے خدا کی نظر میں راستباز ٹھہرنے کی اور کوئی وجہہ نہیں اور اپنی تعریف کی کوئی جگہ نہیں اگرچہ ایک گنہگار کسی دوسرے گنہگار پر کسی ظاہری پاکیزگی میں سبقت رکھتا ہو پر خدا کی نظر میں کوئی بشر اپنی طاعت سے مقبول ہونے کے لائق نہیں۔ نجات کی راہ اور برکت کا طریقہ صرف فضل ہی فخر اور خودپرستی کی توت صرف شریعت کی پہچان پر ہی موقوف ہی ہماری نظر میں آج تک ایسا کوئی آدمی نہیں آیا جو گناہ سے بالکل بری ہو اگر شریعت کے پیمانہ سے ناپے جاویں تو نیکی میں پورا ایک بھی نہیں نکلیگا بلکہ نیکوکاری تو ایک طرف سب کے سب بنی آدم گناہ کے نیچے دبے ہوئے ہیں ان باتوں سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ اگر تم نجات کے خواہاں ہو تو شریعت کی تلاوت کرو تاکہ گناہ کے قائل ہو جاؤ اور مسیح کی پیروی کرو تاکہ نجات حاصل کرسکو یہی ساری بیبل کا خلاصہ ہی +

منقولات

بقیہ لنکا کا حال

محاصل سالانہ اُسکا قریب ایک کروڑ دو لاکھ نوے ہزار روپیہ کے ہی منجملہ جواہرات اس جزیرہ کے لعل اور ایک قسم کا جواہر جسکا ترجمہ گربہ چشم ہی بہت بیش قیمت ہوتے ہیں اس ملک کے بادشاہ کے کچھہ جوہرات ۱۸۰۰ء میں لنڈن اور دار الخلافت انگلستان میں نیلام ہوئے تھے اُن میں بعض بعض نہایت عجیب وغریب اور قیمتی تھے اسیجا چشمے گرم پانی کے بھی ہیں پانی بعض کا انمیں سے امراض بلغمی کو بہت مفید ہی اس جزیرہ میں درخت دارچینی کے بہت ہوتے ہیں اور وہ اس ولایت کی خاص پیداوار ہی لیکن درخت ناریل بہت فایدہ مند اور کارآمد ہوتا ہی جس زمانہ میں ناج کا قحط ہوتا ہی اُن ایام میں وہاں کے لوگوں کو اس درخت کے باعث بہت نفع ہوتا ہی اوسکے سبب جانیں مصیبت فاقہ کشی اور مرگ ناگہانی سے نجات پاتی ہیں پتے اس درخت کے بارہ تیرہ فیٹ لمبے اور تین فیٹ چوڑے ہوتے ہیں اہالیان سیلان شادی میں اپنے گھروں کو اُن پتوں سے آراستہ کرتے ہیں اور وہ پتے زنجیر فیلوں کیواسطے بہت اچھا چارہ ہوتے ہیں رس اس درخت کا بطور شربت کے پیا جاتا ہی اور اُس سے سرکہ اور عرق بھی بنتا ہی اور جوش دینے سے شکر تیار ہوتی ہی گری ناریل کی دھوپ میں سکھلاتے ہیں اور اُسے کھوپرا کہتے ہیں اس کھوپرے میں سے تیل نکالا جاتا ہی اور یہہ تیل کھانے جلانے اور سر میں ڈالنے کے کام آتا ہی اور اُس سے صابون بھی بنتا ہی کھلی اُسکی جانور کھاتے ہیں پوست سے ناریل کے برتن بنتے ہیں اور اُسکے ریشوں سے رسی بٹی جاتی ہی غرض کوئی چیز اُسکی بیکار نہیں جاتی سب کام میں آتی ہی اچھے درخت میں ناریل پچاس سے لیکر سو تک پھل ہر سال لگتے ہیں اور درخت کھجور کے بھی یہاں بہت ہیں اور مثل درخت ناریل کے بہت کام میں آتے ہیں۔

حال حیوانات اس جزیرہ کا بھی قابل سننے کے ہی ہاتھیوں کی یہاں بہت کثرت ہی ایک دفعہ ایک انگریز نے دو برس کے قریب چارسو مارے تھے یہہ حیوان اکثر متفق ہوکر حملہ کرتے ہیں اور ناج کی فصلوں کو برباد کرتے ہیں عہد ریاست میں اگلے بادشاہوں سیلان کی سزا مجرموں کو ہاتھیوں سے دلائی جاتی تھی یہہ جانور اول تو آدمی کے بدن میں دانت چبھاتا تھا پھر اُسکے عضو عضو جسم سے جدا کر ڈالتا تھا ہرن بھی کئی قسم کے دیکھے گئے مچھلیاں بعض بعض مقاموں پر ایسی قسم کی پکڑی جاتی ہیں جن میں سے موتی بیش قیمت نکلتے ہیں غوطہ خور اجرت پر غوطہ لگاتے ہیں اور دُر مراد بکف لاتے ہیں۔

پوشیدہ نرہے کہ سات برس سے کم عمر کی مچھلی میں اچھا موتی نہیں نکلتا اسواسطے وہانکے آدمی مچھلی پکڑنے میں بڑی احتیاط اور ہوشیاری کو کام میں لاتے ہیں محاصل موتیوں کا سرکار انگریزی کو وہانسے قریب دو لاکھہ روپیہ کے ملتا ہی یہہ ہنوز تحقیق نہیں ہوا کہ یہہ جزیرہ کس قوم سے پیشتر آباد ہوا تھا اگر بالفرض وہ قوم قوم ہنود سے مختلف تھی تو یا تو وے لوگ بالکل اس ولایت سے نکال دیئے گئے یا حال کی قوم ہنود میں اسقدر مخلوط ہوگئے ہیں کہ اب اُس قوم کے لوگوں کو تمیز کرنا محال ہی اسمیں سنگالی ملیباری مسلمان فرنگی اور حبشی ہیں اس جزیرہ کے ساکنین میں سے ایک جماعت کے لوگ وحوش سیرت ہیں اور وے ایسے مقاموں پر جو آبادی سے برطرف ہیں اور جہاں کوئی آمد ورفت نہیں کرسکتا وہاں بود وباش رکھتے ہیں اور خود رو نباتات یا شکار پر اکتفا کرکے اُسی پر بسر اوقات کرتے ہیں کمر کے گرد فقط ایک ٹکڑا کپڑے کا

باندھ لیتے ہیں اور باقی جسم انکا برہنہ رہتا ہی چھوٹی چھوٹی جھونپڑیوں میں جو نرسل اور بانس وغیرہ کی بنائی جاتی ہیں سکونت کرتے ہیں اس ولایت میں اگرچہ کئی قوم کے آدمی موجود ہیں لیکن قوم سنگالی وہاں کے اصل باشندے ہیں اور مذہب بدھ کا ۳۰۶ برس پیشتر مسیح سے مروج ہوا اور اس مذہب میں بڑی خصوصیت ہی کہ اُسمیں ذاتوں کی کچھہ تمیز نہیں ہی کتابیں اُنکی دھرم اور عقاید کی زبان سنسکرت اور پالی میں لکھی ہوئی ہیں زبانیں مختلف مقاموں میں مختلف مروج ہیں زمانہ قدیم الایام میں سرآندیپ ہندوستان چین اور افریقیہ کے اسباب کی بڑی منڈی ہی رومیوں عربیوں ایرانیوں اور فرنگیوں نے باری باری سے اس جزیرہ میں سوداگری کی ہی اور اب بھی کرتے ہیں +

تاریخ پُرانی اس ولایت کی مثل اور ملکوں کے بعض بے ٹھکانے ہی سنگالی قوم کی تاریخ میں چوبیس ہزار برس کا حال مسلسل چلا آتا ہی لیکن اعتماد کلی نہیں ہوسکتا اُس سے دریافت ہوتا ہی کہ ۵۴۳ برس پیشتر مسیح کے راجہ وجایا نے جو اس قسم کا پہلا راجہ تھا اصل باشندے کو سرآندیپ سے نکالدیا اور اپنی سلطنت کی بنیاد ڈالی پھر اُسی قوم کے اخیر راجہ وکرما راجہ سنگھا انگریزوں نے ۱۸۱۵ء میں تخت سے اُتار دیا فرنگستان میں سے پہلے پہل قوم پرتگال نے اس جزیرہ میں اقتدار پایا تھا اور ڈیڑھ سو برس تک اکثر مقاموں پر قابض رہے بعد ازاں قوم ڈچ نے زور پکڑا اور سمندری ساحلوں پر متصرف ہوگئے آخرش ۱۷۹۶ء میں صاحبان انگریز نے اُنسے سب مقام چھین لئے اب یہہ جزیرہ انگریزوں کے قبضہ میں ہی اور سکہ ضرب انگریزی جاری ہی + از جلوہ طور

اخبارات ملکی وولایتی

بارود کے ترونڈی کا پھوٹنا وہ جو فی الحال شہر ہوگلی میں اک تارپیڈو یعنے بارود دار ترونڈے کے پھوٹنے سے صدمہ عظیم رو دیا اسکی مفصل کیفیت صاحب انگلشمین اسطرح بیان کرتے ہیں کہ بعد دو ساعت ایک کشتی جسکو بارود دار ترونڈا لگا ہوا تھا رود ہوگلی میں پولیس گھاٹ کے اوپر پھٹ گئی اُسکے پھوٹنے سے چند لوگ مرگئے اور چند لوگ سخت زخمی ہوئے کہتے ہیں کہ مذکور کشتی جسکو تارپیڈو بوٹ کہتے ہیں سارجنٹ ہاوس متعلقہ شاہی انجنیرس کے ماتحت پولیس گھاٹ پر کھڑی تھی۔ برٹس وسیرامی نامی اگبوٹ غارت شدہ کے ایک ٹکڑے کو جو کہ رود میں پڑا ہوا تھا بارود میں پڑا ہوا تھا بارود لگا کر اُڑانے کی تجویز ہوئی ۲۰۰ پونڈ بارود کی ایک پیپی کشتی میں رکھی ہوئی تھی اور اہل کشتی مذکور ٹکڑے کو اُڑانے کی تیاریاں کررہے تھے۔ غرض اُسوقت تارپیڈو کس صدمہ سے پھوٹا سو کسیکو معلوم نہیں ہی مگر ایک مجروح کا یہہ بیان ہی کہ سارجنٹ ہارسین اسوقت بارود کی پیپی کے متصل کھڑا ہوا تھا اور دفعتاً تارپیڈو پھوٹ گیا اور ایک شعلہ نظر آیا اور اُسکے ساتھہ ایک مہیب آواز آئی مسٹر ہارسین پارہ پارہ بلکہ خشخاش کی مانند ہوکر اُڑ گیا چنانچہ اب تک اُسکے جسم کی ایک بوٹی کا بھی کہیں پتہ نہیں لگا ہی۔ ایک دیسی شخص بھی جو کشتی میں نوکر تھا پرزی ہوکر اُڑ گیا لیکن اُسکے جسم کے تھوڑے ٹکڑے اسٹرانڈ بیانگ اور شیر اسٹریٹ میں پڑے ہوئے تھے اور وہ دیسی آدمی سخت مجروح ہوئے اُنکی زیست کی امید نہیں ہی اُنکے سوا اور چند شخص زخمی ہوئے لیکن گمان ہی کہ وے بچ جائینگے +

مسٹر ڈف بڑوس صاحب ولیس چیرمیان پورٹ کمشنر مسٹر جالیس ڈپٹی کمشنر پولیس وغیرہ صدمہ مذکور کی خبر سُنکر معاً وہاں گئے اور اُسکی دریافت کی اسٹرانڈ بیانگ اور کوچہ چینگس میں واقع ہیں سو مکانوں سے چند مکانوں کو صدمہ مذکور کا آسیب پہونچا اور نقصان عظیم ہوا + از جریدہ روزگار

قلات جناب نواب گورنر جنرل بہادر کے ملٹری سکرٹری ایک کار مخصوص پر قلات کو روانہ کئے گئے ہیں اور میجر ایرٹن صاحب بطور مترجم کے اُنکے ساتھہ گئے ہیں کہتے ہیں کہ سندھہ کو آکر اپنے سے ملاقات کرنے کے باب میں جناب گورنر جنرل صاحب بہادر نے ایک شقہ خان قلات کو روانہ فرمایا ہی سکرٹری مذکور دوسری ماہ رواں کو راہی قلات ہوئے ہیں +

قحط اخبار لوکل کرناٹکا برا کا ساظہر ہی کہ میسور میں قحط اچھی طرح شروع ہوگیا ہی چوری نقب زنی سرقہ بالجبر ڈکیتی بڑی زیادتی سے اکثر ہوتی ہیں ہفتہ گذشتہ میں دس ڈکیتی کی وارداتیں ہوئیں اور اکثر ان میں سے بڑی سرزوری اور جرأت سے واقع ہوئی ہیں ملک میں غلہ کی کمی ہی اور اسی وجہہ سے یہہ سخت جرایم واقع ہوتے ہیں کیفیت اُسکی یوں ہی کہ بہت سے محتاج ملکر کسی مالدار ہمسایہ کے مکان پر جسکے یہاں بہت سا غلہ جمع ہوتا ہی جاتے ہیں اُس سے التجا کرتے ہیں کہ یا تو اپنا غلہ ہمکو قرض دو یا ہمارے ہاتھ فروخت کرو اور اگر اُس شخص کو باعث بخل طبیعت کے رحم نہ آیا تو یہہ لوگ اُس سے صاف کہدیتے ہیں کہ جو کچھہ ہو ہم غلہ پر قابض ہونگے پس زبردستی غلہ لیلیتے ہیں جب اُنسے اس جرم کی نسبت سوال کیا جاتا ہی تو وہ صاف اقرار کرتے ہیں کہ اُنکو یقین کامل ہی کہ جیلخانہ



ہیں جاوینگے تو اچھا کہ نا بغیر کسی قسم کی تکلیف و مصیبت کے ہمکو ملیگا خلق اللہ ناج کے لئے نالاں ہی یہہ مصیبت کچھ خاص اضلاع پر محدود نہیں ہی جیسا کہ حکام کو ابتک یقین تھا لوگوں نے اسبات کی کوشش کی ہی کہ رکھنیوالے مہاجن اپنا غلہ فروخت کریں اور انکو قیمت معقول ملے لیکن یہہ کوششیں ضعیف ثابت ہوئی ہیں

فرانس میں سردست چار لاکھ فوج ہی۔ اور ایسا انتظام ہی کہ اگر کام پڑے تو دس لاکھ ہو سکتی ہی + از وکیل ہندوستان

جرمن اور اور ممالک یورپ میں بھی ایک قانون پاس شدہ موجود ہی جسکے ذریعہ سے کوئی کارخانہ دار بارہ اور چودہ برس کے لڑکے یا لڑکی سے چھہ گھنٹے سے زیادہ کام نہیں لے سکتا + منہ

جاپان کے ایک باشندے نے ایک ایسی دوا ایجاد کی ہی جسکے ذریعہ سے دھان کے چھلکے بآسانی دور ہو جاتے ہیں + منہ

چین میں پھر عیسائیوں پر سخت تشدد اور ظلم ہو رہے ہیں۔ اور اندنوں اکثر قتل ہوئے ہیں معلوم ہوا ہی کہ یہہ سختیاں گورنمنٹ چین کی ایما یا حکم سے نہیں بلکہ ایک برخلاف فرقہ پیدا ہوا ہی جو اس حرکت کا مرتکب ہی۔ البتہ اہالیان گورنمنٹ چین کی غفلت اور بد انتظامی اور لاپروائی توصیح ہی۔ ہندوستان میں جہاں مختلف فرقے ہیں مقدور ہی کہ ایک دوسرے پر ظلم کرے یہہ گورنمنٹ انگلشیہ کی بیدار مغزی اور خوش انتظامی اور دلی توجہ کا اثر ہی۔ کاش کہ گورنمنٹ چین میں بھی انصاف اور رعایا پروری کی نسبت سرگرمی پیدا ہو +

دیسی خود مختار ریاستوں کی آبادی و آراضی اور فوج وغیرہ حسب تفصیل ذیل ہی

اراضی بحساب میل مربع ۶۴۰۱۱۱۶ آبادی ۴۹۰۶۵۹۰

کل محاصل ۱۳۵۵۲۳۵۰۹۸ فوج سوار ۱۳۶۰۰۸ ایضاً پیدل ۱۶۳۱۸۰ توپ ۳۸۹۹ گولہ انداز ۲۱۵۷ ایک کروڑ اُنیس لاکھ اٹھانوہ ہزار دو سو بیس روپیہ سرکار کو نذرانہ دیتے ہیں + منہ

حیدر آباد دکن ۲ اکتوبر ۱۸۷۶ء کو حیدر آباد دکن سے تار برقی پر خبر آئی کہ اس ہفتہ میں یہاں ایک بہت بڑا دربار ہوا اس دربار میں صاحب رزیڈنٹ نے اُس چٹھی کو پیش کیا جو حضور ویسرائے کی تھی اور جسمیں لکھا تھا کہ نظام حیدر آباد دہلی کے عظیم الشان دربار میں شریک ہوں مگر حیدر آباد میں مشہور ہی کہ نظام حیدر آباد دربار میں نہیں جاوینگے اور اپنی جانب سے کسقدر لوگ روانہ کرینگے جسکے افسر نواب سر سالار جنگ ہونگے سر رچرڈ میڈ صاحب حیدر آباد سے شملہ کو واسطے مشورہ کرنے حضور ویسرائے کے روانہ ہوئے ہیں کہ کیا کارروائی کرنا چاہئے

امریکہ ایک امریکہ کے باشندے فیش نامے نے اب یہہ ترکیب نکالی ہی کہ کل اشیا جہاز کاک کی لکڑیوں کی بنائی جاویں تا کہ بروقت غرق ہونے جہاز کے جس کسیکو وہ لکڑی ملے تو اُسکے سہارے سے وہ بچ جاوے اور کاگ کی چیز تیرا کرتی ہی لازم ہی کہ کوچ وغیرہ بھی کاگ کی لکڑیوں کی بنائی جاویں یہہ ترکیب اچھی ہی سرکار کو مناسب ہی کہ ایسی ہی جہاز تیار کرائے + منہ

ایڈیٹران اخبار کلکتہ اخبارات کے مندرجہ ذیل ایڈیٹر دہلی دربار کی شراکت کیواسطے طلب کئے گئے ہیں۔ دیکھئے اور کہاں کہاں سے طلب ہوتے ہیں۔ اور کون کون صاحب اردو اخبارات کے ایڈیٹر نہیں سے جاتے ہیں۔

(۱) ایڈیٹر انگلشمین۔ (۲) انڈین ڈیلی نیوز۔
(۳) اسٹیٹسمین۔ (۴) فرینڈ آف انڈیا۔
(۵) انڈین مرر۔ (۶) ہندو پیٹرئٹ۔
(۷) انڈو یورپین کارسپانڈنس (۸) نیشنل میگزین۔
(۹) کُرچی میگزین + از وکیل ہندوستان

فیروز پور ایک ہمارے معزز کارسپانڈنٹ صاحب عظم فیروز پور سے رقمطراز ہیں کہ بخار کا اس جگہ اسقدر زور شور ہی کہ شاید کبھی ایام گذشتہ میں ایسی بیماری ہوئی ہو دو ثلث سے زیادہ شہر خالی ہو گیا ہی اور کچھ عرصہ تک یہہ حال گذرا ہی کہ ہندو لوگ لاچار ہو کر مردوں کو گاڑی اور تکیوں پر ڈالکر دریا کو لیگئے ہیں اور کوئی مردے کو اُٹھانیوالا مزدوری پر بھی نہیں ملا اور لکڑی جلانے کو ہاتھ نہیں لگی۔ اب شہر گویا ویران پڑا ہی کیونکہ بہت سے مرگئے اور ہزارہا بھاگ گئے یہاں تک کہ عطار اور پنساری لوگ بھی ڈھونڈے ہاتھ نہیں آتے اور صاحب قایم مقام ڈپٹی کمشنر بہادر چند روز روز تحصیل میں آکر دوائی تقسیم کراتے رہے ہیں اسسٹنٹ سرجن بابو دھاریل صاحب نے بھی کوشش کی اب بہ نسبت گذشتہ کے کچھ آرام ہی۔ لیکن گھروں کے گھر خالی پڑے ہیں۔ خداوند تعالی فضل فرماوے +

انتخاب تار برقی

قسطنطنیہ ۱۳ اکتوبر سلطان روم نے چھہ ماہ کی مہلت طلب کی ہی اور چھہ ماہ تک جنگ ملتوی رکھی ہی اور اسمیں یہہ شرط ہوئی ہی کہ اس عرصہ میں اہل سرویہ کسی جگہ سے ہتھیار و بارود وغیرہ سامان جنگ نہ منگاویں +

لنڈن ۱۴ اکتوبر اہل سرویہ اور مانٹینگرو نے سلطان روم کی شرط اور مہلت میعاد جنگ کو قبول نہیں کیا

ایضاً ۱۶ اکتوبر روس چھہ ماہ کی مہلت پر راضی نہیں

ہوتا بلکہ کہتا ہی کہ چھ ہفتہ کافی ہیں اور جلد صلح کرنی چاہئے +

لنڈن ۱۷ اکتوبر روس اور آسٹریا کا میل ملاپ ہونیوالا ہی +

ایضاً ۱۸ اکتوبر سنا جاتا ہی کہ سرجان اسٹریچی صاحب وزیرمال مقرر ہوکر ہندوستان میں آنیوالے ہیں +

رنگون ۱۲ اکتوبر ڈوڈ صاحب وکیل سرکار انگلشیہ سمندر میں بطور سیر کے کشتی میں سوار تھے کسی صدمہ سے کشتی کو ٹکر لگی صاحب موصوف ڈوب گئے +

الہ آباد ۱۶ اکتوبر چند اضلاع میں قحط آثار نمودار ہوگئے ہیں اور قحط سالی کا خوف ہی چنانچہ اضلاع خاندیس۔ نسک۔ احمدنگر۔ پونا۔ شولاپور۔ کلاگی۔ دہروا میں قحط ہوچلا ہی +

ایضاً ۱۷ مارچ ویسرائے صاحب نے شملہ کو چھوڑا اور معمولی سلامی سر ہوئی بدھ یا جمعرات تک مشوبراہ میں قیام ہوگا امید ہی کہ خیمہ جات اُس تاریخ آپہنچے ہونگے بعد اسکے کلو کی طرف کوچ ہوگا +

ایضاً ۱۹ اکتوبر سرجان اسٹریچی ۱۴ دسمبر تک کلکتہ میں داخل ہونگے۔ پرنس آف ویلس نے وتمغے بھیجے ہیں جنمیں سے ایک تو طلائی مہاراجہ بنارس کے واسطے اور ایک نواب والی رامپور کے واسطے باقی، نقرئی اور سرداروں کو دئے جائینگے +

پشاور ۱۷ اکتوبر فوج کے درمیان جو بیماری ہیضہ کی پھیل رہی تھی وہ اب کمی پر ہی۔ صرف دو شخص اس ہفتہ میں مبتلا ہوئے +

بمبئی ۱۸ اکتوبر انگلستان کے تمام اخبارات یہہ بات شایع کررہے ہیں کہ اب انگلستان کو ہوشیار رہنا چاہئے مگر ٹیمس اخبار لکھتا ہی کہ اتو سب سے صلح ہی +

لودیانہ

ہفتہ ہٰذا میں مرض تپ و بخار کا بہت زور گھٹ گیا ہی اور نصف سے زیادہ بیمار تندرست ہوگئے ہیں۔

اِس ہفتہ میں جناب ڈایرکٹر صاحب مدارس پنجاب یہاں رونق افروز ہوئے اور امتحان مدارس کا لیا۔

اخبار کوہ نور کا کارسپانڈنٹ جو لودیانہ کے حالات لکھتا ہی وے حالات نہایت مبالغہ امیز ہیں چنانچہ ممبران مینوسپل کمیٹی پر جو جو اعتراض اُسنے کئے ہیں بالکل غلط ہیں اور جو کچھ انتخاب ممبران کے بارے میں لکھا جھوٹ ہی کیونکہ میجر گارڈن صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ کے حالات سے بالکل واقف ہیں وے جب ممبران مینوسپل کمیٹی کا انتخاب کرتے ہیں بڑے خیال اور چھان بین کے ساتھ کرتے ہیں ہمکو یقین ہی کہ اگر صاحب موصوف رحم دل اور نیک نیت نہ ہوتے تو ایسے افترا پرداز کا بخوبی بندوبست کردیتے۔

ایک اور افترا جو بالکل جھوٹ ہی یہہ کھڑا کیا ہی کہ مسلمان فقیر لوگوں کے برتن اُٹھا لیجاتے ہیں یہہ معلوم نہیں کہ مسٹر وار بٹن صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کا کیسا عمدہ انتظام ہی کہ ڈنکو تو علیحدہ بات ہی رات کو بھی کوئی چوری نہیں کرسکتا ہمنے آجتک نہیں سُنا ہی کہ ایسا فعل لودیانہ میں ہوتا ہی۔

ایک دفعہ ہم لکھ چکے ہیں کہ ممبران مینوسپل کمیٹی ایسے دروغ گو اور افترا پرداز کا بندوبست کرے تاکہ وہ اپنی بُری حرکتوں سے باز آوے۔

ہم افسوس کرتے ہیں کہ اخبار کوہ نور جو پرانا اخبار ہی ایسے کارسپانڈنٹ کا جو جھوٹے جھوٹے الزام رؤسا و حکام پر لگاتا ہی کیوں اعتبار کرتا ہی امید ہی کہ صاحب کوہ نور آیندہ ایسی تحریرات شایع نہ فرماوینگے

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

الہداد خاں ککر متوفی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گجرات ۲۳ جون سے ۱۷ جولائی ۱۸۷۶ء یعنے تاریخ وفات تک رعایتی رخصت پر رہا +

محمد حیات خاں پوپلزی سابق اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست پشاور ۹ اگست ۱۸۷۶ء سے الہداد خاں ککر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گجرات کی وفات سے اُسکی اسامی خالی کے سبب سررشتہ مستقل میں دوسری جماعت کے دوسرے درجہ کی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری پر واپس آیا +

محمد حیات خاں پوپلزی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع پشاور میں تعینات کیا گیا +

ایم مکالف صاحب قایم مقام ڈپٹی کمشنر منٹگمری نے ۲ اکتوبر ۱۸۷۶ء کو دوپہر سے پہلے کام پر آنیکی رپوٹ کی اسلئے پنجاب گزٹ کی نمبری ۲۶۰۵ مورخہ ۸ اگست ۱۸۷۶ء کے ذریعہ سے جو رعایتی رخصت اُسکو عطا ہوئی تھی اُسکا غیر منقضی حصہ منسوخ کیا گیا +

سردار نور محمد خاں قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جالندھر نے ۴ اکتوبر ۱۸۷۶ء کو دوپہر سے پہلے کام پر واپس آنے کی رپوٹ کی اسلئے پنجاب گورنمنٹ گزٹ کے حکم نمبری ۲۷۰۱ مورخہ ۹ اگست ۱۸۷۶ء کے ذریعہ سے جو رعایتی رخصت اُسکو عطا ہوئی تھی اُسکا غیر منقضی حصہ منسوخ کیا گیا +

سرجن میجر ایف جی کننگنٹ صاحب سرجن میجر اے جے ڈبل صاحب متعلق پلٹن پیادگان پنجاب نمبر ۲ کے خاص کام پر متعین رہنے تک جہلم کا قایم مقام سول سرجن مقرر ہوا +

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا